السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

1.کنچے (بنٹے)کھیلنے کا حکم کیا ہے ؟

یہ بچوں کا ایک کھیل ہے – جس میں بچے کنچے دوسرے کنچوں پر مختلف طریقوں سے مارتے ہیں ۔اسکے کھیلنے کے اور بھی طریقے ہیں ۔

پر جو بچہ کھیل ہارتا ہے وہ اپنے کنچے جیتنے والے بچے کو دیتا ہے۔

2.اگر کسی نے (بلوغت سے پہلے(بچپن میں) یہ کھیل کھیلا ہو اور اس نے کھیل میں بہت سے بچوں کے کنچے لئے ہوں اور اس نے بھی بہت سے بچوں کو کنچے دیے ہوں تو (بلوغت کے بعد)اب اسکا کیا حل ہے ؟

اب تو یہ یاد بھی نہیں کہ کس کے ساتھ کنچے کھیلے تھے اور کس سے کتنےکنچے لئے تھے یا دیے تھے وغیرہ۔

اب کیا یہ شخص گناہگار ہو گا کیونکہ یہ عمل تو جب ہوا تھا اس وقت وہ نابالغ تھا ؟

اس شخص کے ذمے کیا بعد بلوغت حق العبد رہے گا کیونکہ کنچوں کی بھی کچھ مالیت تو ہوتی ہے ؟

یا اس عمل کے ذمہ دار ان بچوں کے اولیاء ہونگے کیونکہ اس عمل کے وقت یہ بچے نابالغ تھے ؟

دار الافتاء
٩٠/٢١٤٧

3.کرکٹ یا دوسرے گیم کا ٹورنامنٹ (مقابلے) جب بنایا جاتا ہے تو جو ٹورنامنٹ کے منتظمین ہوتے ہیں وہ اس ٹورنامنٹ میں داخلے کے ہر ٹیم سے ایک مختص رقم بطور انٹری فیس لیتے ہیں – اور اس ٹورنامنٹ کے جیتنے والی ٹیم کو ایک انعامی رقم بھی دیتے ہیں- (اشتہار میں یہ بات بطور خاص لکھی جاتی ہے کہ اس ٹورنامنٹ کی اتنی انٹری فیس ہے اور اتنی انعامی رقم)اور باقی رقم جو انٹری فیسوں سے بچ جاتی ہے وہ منتظمین خود لے لیتے ہیں-

تو کیا یہ عمل جائز ہے ؟

یا د رہے منتظمین کھیل میں استعمال ہونے والے ٹیپ ، بال، وکٹ وغیرہ خود مہیا کرتے ہیں ، اسی طرح ایمائرز وغیرہ کا انتظام بھی کرتے ہیں – اسی طرح بال وغیرہ جب گراونڈ سے باہر چلا جاتا ہے ، اسکو واپس لانے کا ذمہ بھی انکا ہوتا ہے – مطلب جملہ تمام انتظام وہ کرتے ہیں-

دار الافتاء

جزاک اللہ خیرا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیًا

﴿۱،۲﴾۔۔۔سوال میں ذکر کردہ صورت میں چونکہ ہارنے والا بچہ، جیتنے والے بچے کو اپنے کنچے دیتا ہے اس لیے یہ صورت قمار کی ہے جو ناجائز اور حرام ہے۔ (ماخذہٗ جواہر الفقہ جلد ۴ صفحہ ۵۶۶)

لہٰذا صورتِ مسئولہ میں اگر بلوغت کے بعد بچے کے پاس وہ کنچے موجود ہوں تو اسے اس کے مالک کو واپس کرنا (اگر مالک معلوم ہو) یا اس کا صدقہ کرنا (اگر مالک معلوم نہ ہو) واجب ہے اور اگر بلوغت کے بعد وہ کنچے ہلاک ہو گئے ہوں تو ادا کرنا واجب نہیں ہے۔ (ماخذہ امداد الفتاوی: ۳/۴۲)

تاہم بہر صورت بہتر یہ ہے کہ کچھ تحری کی جائے اور اس کے مطابق رقم فقراء پر صدقہ کی جائے۔

الفتاوى الهندية - (٥ / ٣٢٤)

وَالْجَوْزُ الَّذِي يَلْعَبُ بِهِ الصِّـــبْيَانُ يَوْمَ الْعِيدِ يُؤْكَلُ هَذَا إذَا لَمْ يَكُنْ عَلَى سَبِيلِ الْمُقَامَرَةِ، أَمَّا إذَا كَانَ فَهَذَا الصَّنِيعُ حَرَامٌ، كَذَا فِي خِزَانَةِ الْمُفْتِينَ.

﴿۳﴾۔۔۔صورتِ مسئولہ میں چونکہ انتظامیہ جمع کرائے جانے والی رقوم خدمات اور انٹری فیس کی مد میں لے کر اس کا مالک بن جاتی ہے اس لیے ٹورنامنٹ کی یہ صورت جائز ہے۔

(ماخذہٗ التبویب: ۳۶ب/۴۷۱-۸۹۔۶۲/۸۸۱۔۷۳/۱۴۱۰۔۹/۸۹۔۱۶۰۳۔امداد المفتین ص ۷۰۹)

بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع (٦ / ٢٠٦):

وكذلك ما يفعله السلاطين وهو أن يقول السلطان لرجلين: من سبق منكما فله كذا فهو جائز لما بينا أن ذلك من باب التحريض على استعداد أسباب الجهاد خصوصا من السلطان۔۔۔۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم بالصواب۔

عبد الوہاب

عبد الوہاب چارسدوی غفر اللہ لہ ولوالدیہ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۱۴/جمادی الثانیہ/۱۴۴۱ھ

09/فروری/2020ء

الجواب صحیح

[signature]

مفتی جامعہ دار العلوم کراچی

۱۴/جمادی الثانیہ/۱۴۴۱ھ

۹/فروری/2020ء

دار الافتاء

فتوی نمبر ۹۰/۲۱۴۷

الجواب صحیح

[signature]

۱۴/۶/۱۴۴۱ھ

الجواب صحیح

[signature]

۱۵/۶/۱۴۴۱ھ

مفتی